روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
جمعہ 10 جنوری 2014ء 8 ربیع الاول 1435 ہجری 10 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 9

قرآن کی تاثیر

بات جب اس کی یاد آتی ہے یاد سے ساری خلق جاتی ہے
سینے میں نقشِ حق جماتی ہے دِل سے غیرِ خدا اٹھاتی ہے
درد مندوں کی ہے دوا وہی ایک ہے خدا سے خدا نما وہی ایک

(درثمین)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکرؓ کو قرآن شریف کا خاص فہم عطا ہوا تھا۔ بعض لوگوں نے سورۃ مائدہ کی آیت 6 سے (جس میں ذکر ہے کہ اے لوگو! تم اپنے ذمہ دار ہو کسی کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں دے گی) یہ استدلال کیا کہ برائیوں کا قلع قمع ہماری ذمہ داری نہیں کیونکہ ہر فرد کو اپنی ذاتی اصلاح کا حکم ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس خیال کی سختی سے تردید کی اور فرمایا کہ یہ اس آیت کا درست مطلب نہیں۔ (کیونکہ آیت میں واحد کے بجائے جمع کے صیغے میں اصلاح معاشرہ کی قومی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”جو لوگ برائی کو دیکھ کر اس کا ازالہ نہیں کرتے تو اس کی سزا سارے معاشرہ کو دی جاتی ہے۔“ (مسند احمد جلد 1 ص 5) اس لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ پر کماحقہ‘ توجہ دینی چاہئے۔

حضرت ابوبکرؓ نبی کریم ﷺ کے ارشادات کی بنیاد قرآنی آیات میں تلاش کرتے اور ان کو افادہ عام کے لئے بیان فرماتے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہر بات سن کر ہمیشہ میں نے بہت ہی فائدہ اٹھایا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے مجھے ایک حدیث سنائی اور آپؐ نے سچ فرمایا کہ ”کوئی مسلمان جب کوئی گناہ کر بیٹھے پھر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے اس گناہ کی معافی مانگے تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔“ یہ حدیث سنا کر بطور دلیل وہ دو آیات پیش کرتے تھے۔ ایک آل عمران کی آیت 136 جس میں ذکر ہے کہ مومنوں سے جب کوئی برائی سرزد ہوتی ہے تو وہ اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں ان کی جزا مغفرت ہے۔ اور دوسری سورۃ نساء کی آیت 111 جس میں بیان ہے کہ جو شخص بدی اور ظلم کر کے اللہ سے بخشش کا طلب گار ہو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت بخشنے والا اور مہربان پائے گا۔ (مسند احمد جلد 1 ص 9)

حضرت ابوبکرؓ قرآن کریم پر غور و تدبر کرتے اور نبی کریم ﷺ کی پاک صحبت کی برکت سے علمی عقدے حل کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ سورۃ نساء کی آیت 124 کے بارہ میں دل میں سوال پیدا ہوا کہ اگر ہر شخص کو اس کی ہر بدی پر سزا ملے گی تو نجات کیسے ہوگی؟ سخت فکرمندی سے نبی کریم ﷺ سے یہ سوال پوچھا تو آپؐ نے تسلی دلاتے ہوئے فرمایا ”اللہ تجھ پر رحم کرے اے ابوبکر! تجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔“ دوسرے پوری امت کے لئے تسلی کا یہ جواب بھی سنایا کہ ”یہ جو آپ لوگ بیمار ہوتے یا تکلیف اٹھاتے یا غمگین ہوتے ہیں۔ یہ بھی بدی کی سزا ہے جو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں دے کر مومنوں کی کفایت فرمالیتا ہے۔“ (مسند احمد جلد 1 ص 11)

(بحوالہ سیرت صحابۂ رسول از حافظ مظفر احمد صاحب)

ساری دنیا میں درس وتدریس

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
”اب وہ دن دور نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس و تدریس پر قادر ہو سکے گا...... قادیان میں قرآن اور حدیث کا درس دیا جا رہا ہو اور جاوا کے لوگ اور امریکہ کے لوگ اور ہنگری کے لوگ اور عرب کے لوگ اور مصر کے لوگ اور ایران کے لوگ اور اسی طرح اور تمام ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائرلیس کے سیٹ لئے ہوئے وہ درس سن رہے ہوں۔ یہ نظارہ کیا ہی شاندار ہوگا اور کتنے ہی عالیشان انقلاب کی یہ تمہید ہوگی کہ جس کا تصور کر کے بھی آج ہمارے دل مسرت و انبساط سے لبریز ہو جاتے ہیں“۔

(روزنامہ الفضل 13 رجنوری 1938ء)
(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

فن لینڈ میں تعلیم کیلئے سیمینار

نظارت تعلیم کے تحت فن لینڈ (Finland) میں تعلیم پر مبنی ایک سیمینار مورخہ 12 جنوری 2014ء کو منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں یونیورسٹی اور کورسز کے بارہ میں معلومات، داخلہ اور کاغذات کی تیاری اور ویزہ کے حصول کے لئے معلومات دی جائیں گی جس سے فن لینڈ میں تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند طلباء و طالبات استفادہ کر سکتے ہیں۔ سیمینار میں شمولیت کے لئے اپنے مندرجہ ذیل کوائف بذریعہ ای میل بھجوا کر رجسٹر ہوں۔ نام، تعلیم، فون نمبر، جماعت /حلقہ۔ کوائف Seminar@nazarattaleem.org پر بھجوا کر رجسٹر ہوں۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔
فون: 0333-9799782,0335-7911039
047-6212473
(نظارت تعلیم)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 28 دسمبر کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

خطبہ جمعہ 6 دسمبر 2013ء

س: عملی اصلاح کی اصل اور جڑ کیا ہے؟

ج: فرمایا! حقیقت میں تو ہر نیکی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کرنے کا حکم فرمایا ہے اُس کا حصول اور ہر برائی جس سے رکنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے اُس سے نہ صرف رکنا بلکہ نفرت کرنا عملی اصلاح کی اصل اور جڑ ہے۔

س: ہم حقیقی مومن اور زمانے کے امام کی حقیقی جماعت کے فرد کب کہلا سکتے ہیں؟

ج: فرمایا! ہم تب حقیقی مومن اور زمانے کے امام کی حقیقی جماعت کے فرد کہلائیں گے جب نیکیاں اور اعلیٰ اخلاق ہم میں پیدا ہوں گے اور بدی سے انتہائی کراہت کے ساتھ نفرت ہو۔ گویا حقیقی مومن وہ ہوتا ہے جو نیکیوں کی تلاش کر کے اُنہیں سینے سے لگانے والا اور بدیوں سے دور بھاگنے والا ہو۔

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! جو حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں اُن کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن کے سامنے تو کوئی نہیں ٹھہر سکتا اور حضرت مسیح موعود کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ اگر تم میری کتب پڑھ لو تو تمہارے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

س: حضرت مسیح موعود احباب جماعت میں ایک عملی تبدیلی پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اس حوالے سے حضور انور نے کون سے سوالات اٹھائے ہیں؟

ج: فرمایا! جب ہم اس پہلو کی طرف دیکھتے ہیں کہ جو عملی تبدیلی حضرت مسیح موعود ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں، اُس کی حالت کیا ہے؟ کیا ہم میں سے ہر ایک معاشرے کی ہر برائی کا مقابلہ کر کے اُسے شکست دے رہا ہے؟ کیا ہم میں سے ہر ایک عملی اصلاح کر رہا ہے؟ کیا ہم نے سچائی کے وہ معیار قائم کر لئے ہیں کہ جھوٹ اور فریب ہمارے قریب بھی نہ پھٹکے؟ کیا ہم نے آخرت پر بھی نظر رکھی ہوئی ہے؟ کیا ہم حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایک بدی سے اور بدعملی سے انتہائی محتاط ہو کر بچنے کی کوشش کرنے والے ہیں؟ کیا ہم کسی کا حق مارنے سے بچنے والے اور ناجائز تصرف سے بچنے والے ہیں؟ کیا ہم پنجگانہ نماز کا التزام کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہمیشہ دعا میں لگے رہنے والے اور خدا تعالیٰ کو انکسار سے یاد کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایسے بدرفیق اور ساتھی کو جو ہم پر بداثر ڈالتا ہے چھوڑنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ماں باپ کی خدمت اور اُن کی عزت کرنے والے اور امورِ معروفہ میں اُن کی بات ماننے والے ہیں؟ کیا ہم اپنی بیوی اور اُس کے رشتہ داروں سے نرمی اور احسان کا سلوک کرنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ہمسائے کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے محروم تو نہیں کر رہے؟ کیا ہم اپنے قصوروار کا گناہ بخشنے والے ہیں؟ کیا ہمارے دل دوسروں کے لئے ہر قسم کے کینے اور بُغض سے پاک ہیں؟ کیا ہر خاوند اور ہر بیوی ایک دوسرے کی امانت کا حق ادا کرنے والے ہیں؟ کیا ہم عہدِ بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی حالتوں کی طرف نظر رکھنے والے ہیں؟ کیا ہماری مجلسیں دوسروں پر تہمتیں لگانے اور چغلیاں کرنے سے پاک ہیں؟ کیا ہماری زیادہ تر مجالس اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کے ذکر کرنے والی ہیں؟

س: احمدیت کی خوبصورتی کس چیز سے وابستہ ہے؟

ج: فرمایا! احمدیت کی خوبصورتی نظامِ جماعت اور نظامِ خلافت کی لڑی میں پرویا جانا ہے اور یہی ہماری اعتقادی طاقت بھی ہے اور عملی طاقت بھی ہے۔ اس لئے ہمیشہ خلفائے وقت کی طرف سے کمزوریوں کی نشاندہی کر کے جماعت کو توجہ دلائی جاتی رہتی ہے۔

س: جماعت کی عالمگیر وسعت کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! کہ آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ ایک واحد جماعت ہے جو ملکی یا علاقائی نہیں بلکہ تمام دنیا میں ایک جماعت کے نام سے جانی جاتی ہے۔ جس کی ایک اکائی ہے جس میں ایک نظام چلتا ہے اور ایک امام سے منسلک ہے اور دنیا کی ہر قوم اور ہر نسل کا فرد اس میں شامل ہے۔

س: معاشرہ میں برائیوں کے پھیلاؤ کی کیا وجہ ہے؟

ج: فرمایا! اس زمانے میں شیطان پہلے سے زیادہ منہ زور ہوا ہے۔ آج کل جو عملی خطرہ ہے وہ معاشرے کی برائیوں کی بے لگامی اور پھیلاؤ ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ آزادیٔ اظہار اور تقریر کے نام پر بعض برائیوں کو قانونی تحفظ دیا جاتا ہے۔ اس زمانے میں ٹی وی، انٹرنیٹ اور متفرق میڈیا نے ہر فردی اور مقامی برائی کو بین الاقوامی برائی بنا دیا ہے۔

س: اس زمانے کی ایجادات اور سہولتوں کے متعلق کیا بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! زمانے کی ایجادات اور سہولتوں سے فائدہ اُٹھانا منع نہیں ہے لیکن بے حیائی، بے دینی اور بے اعتقادی کے زیر اثر آنا منع ہے۔

س: ہم دین کے دشمنوں کے حملوں کو کس طرح ناکام بنا کر ان کی اصلاح کر سکتے ہیں؟

ج: فرمایا! اگر ہم میں سے ہر ایک اپنی اور دنیا کی عملی اصلاح کیلئے خداتعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کرے تو نہ صرف ہم دین کے دشمنوں کے حملوں کو ناکام بنا رہے ہوں گے بلکہ اُن کی اصلاح کر کے اُن کی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بھی ہوں گے۔ بلکہ اس فتنہ کا خاتمہ کر رہے ہوں گے جو ہماری نئی نسلوں کو اپنے بداثرات کے زیر اثر لانے کی کوشش کر رہا ہے۔

س: ترقی یافتہ معاشرے سے برائیوں کے سدباب کے ضمن میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ہمیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھنی چاہئے اور نظر رکھنی ہوگی۔ ہم اس بات پر خوش نہیں ہو سکتے کہ پچاس فیصد کی اصلاح ہوگئی ہے یا اتنے فیصد کی اصلاح ہوگئی ہے، بلکہ اگر ہم نے دنیا میں انقلاب لانا ہے تو سو فیصد کے ٹارگٹ رکھنے ہوں گے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اگر عملی اصلاح میں ہم سو فیصد کامیاب ہو جائیں تو ہماری لڑائیاں اور جھگڑے اور مقدمے بازیاں اور ایک دوسرے کو مالی نقصان پہنچانے کی کوششیں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوششیں یہ سب برائیاں ختم ہو جائیں۔

س: عہدیداران کو 'العزۃ للّٰہ' کے حوالے سے کن بنیادی صفات کو اپنانے کی تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! عہدیداروں میں وسعت حوصلہ اور برداشت کی طاقت نہیں ہے۔ کسی نے اونچی آواز میں کچھ کہہ دیا تو اپنی اَنا اور عزت آڑے آ جاتی ہے۔ اپنی عزت کے بجائے۔ ''العزۃ للّٰہ'' کے الفاظ ہمیں عاجزی اور انکساری پر مجبور کرتے ہیں۔ پس اگر باریکی سے جائزہ لیں تو پتا چلے کہ ''بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں'' پر عمل نہیں ہو رہا۔ پس جب ہم اپنی عملی حالتوں میں ہم بیکسی، غربت اور بے ہنری کے اظہار پیدا کریں گے تو پھر ہی خدمت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

س: حفاظت قرآن اور عظمت قرآن کا مضمون بیان کریں؟

ج: فرمایا! قرآنِ کریم وہ آخری شرعی کتاب ہے جو چودہ سو سال سے اپنی اصلی حیثیت میں محفوظ چلی آ رہی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اپنے ذمہ لی ہے اور کوئی دوسری شرعی کتاب آج اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ پر اترنے والی آخری شرعی کتاب آج تک اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے ''عمل'' کی اہمیت اور اپنی عملی حالتوں کی درستگی کی بابت کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آ سکتی، جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عنداللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 48)

فرمایا! ''اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔...... انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اُس کو اعمال میں ایک خاص لذت آتی ہے اور اس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اُسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 249)

س: آنحضرت ﷺ نے سورہ ہود کے مضمون کے حوالہ سے کیا بیان فرمایا؟

ج: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا! کہ مجھے سورۃ ہود نے بوڑھا کر دیا۔ کیونکہ اس حکم کی رُو سے بڑی بھاری ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے۔ دوسروں کی اصلاح کرنا آسان نہیں ہے۔ اس سے ہمارے نبی کریمؐ کی بلندشان اور قوتِ قدسی کا پتا لگتا ہے۔

س: آنحضرتؐ کی قوت کے نتیجہ میں صحابہ میں کیا پاک تبدیلی پیدا ہوئی؟

ج: فرمایا! آنحضرتؐ نے صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ اُن کو ''کنتم خیر امة اخرجت للناس'' کہا گیا اور ''رضی اللّٰہ عنھم و رضوا عنہ'' کی بشارت دی گئی۔ آپؐ کی زندگی میں کوئی بھی منافق مدینہ طیبہ میں نہ رہا۔ غرض ایسی کامیابی آپؐ کو ہوئی جس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعاتِ زندگی میں نہیں ملتی۔

س: حضور انور نے خطبہ کے آخر میں حضرت مسیح موعود کا کون سا اقتباس بیان فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اُس کو قبول کر لیں کیونکہ جب تک اس میں چمک نہ ہو کوئی اس کو قبول نہیں کرتا۔ کیا کوئی انسان میلی چیز پسند کر سکتا ہے؟ جب تک کپڑے میں ایک داغ بھی ہو، وہ اچھا نہیں لگتا۔ اسی طرح جب تک تمہاری اندرونی حالت میں صفائی اور چمک نہ ہوگی، کوئی خریدار نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص عمدہ چیز کو پسند کرتا ہے، اسی طرح جب تک تمہارے اخلاق اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں، کسی مقام تک نہیں پہنچ سکو گے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 116)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

رسول اللہ ﷺ کا عظیم حوصلہ اور فقید المثال قوت برداشت

آپؐ نے دکھ پہنچانے والوں سے نیکی کی، گالیوں کا جواب نرمی سے دیا اور بدی کے بدلہ میں احسان کا سلوک فرمایا

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

وہ عظیم المرتبت اور عظیم الشان رسولؐ، جس کے کمالات کی انتہاء نہیں اور جس کی علو مرتبی کا اندازہ کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں، جو اعلیٰ و افضل ہے سب نبیوں سے اور اتم اور اکمل ہے سب رسولوں سے، اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہے ہر اعلیٰ و ارفع سے۔ ہاں وہ اعلیٰ درجہ کا نور جس کی مثال جن و انس، بشر و ملائک، آفتاب و ماہتاب سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں ملتی، جو نبیوں کا سرتاج اور ابنائے آدم کا معراج ہے۔

جس کے فیض نگاہ سے وحشی علم سکھانے والے بنے اور جس نے احسان کا افسوں پھونک کر اپنے عدو کے دل موہ لئے اور ہر نخوت کو ایثار اور نفرت کو پیار میں بدلا اور لہو کے پیاسوں کو عاشق جاں نثار بنایا۔ جو فاران کی چوٹیوں پر آتشی شریعت لے کر نازل ہوا اور جس کی آمد سے چند برس کے اندر اندر قیدار کی ساری حشمت جاتی رہی اور جس نے آ کر سچائی کی تمام راہوں سے دنیا کو آگاہ کیا۔ اس ذات ستودہ صفات کو آج دشمنانِ اسلام نے اپنے اعتراضات کی باڑھ پر رکھا ہوا ہے۔ وہ سلامتی کا شہزادہ اور امن کا پیغامبر جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں اور ماریں کھائیں اور خوش رہا اور تکالیف اٹھا کر راحتیں بانٹتا رہا،

ظالمو! تمہیں حملہ کرنے کے لئے ہم سب کا حبیب آقا ﷺ ہی ملا ہے۔ جس کے لئے اللہ نے بزم مہ و انجم سجائی، جس کی خبر موسیٰؑ نے دی اور جس کے گیت زبور نے گائے۔ جس نے صدیوں کے مردوں کو زندہ کیا اور انسان کو موت کے پنجہ سے نجات دلائی، وہ جس کی رحمت کے سائے یکساں ہر عالم پر چھائے اور جسے حضرت عیسیٰؑ نے روح حق قرار دیا۔

اس پاک وجود کے بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو، وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا‘ آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا، وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفی ﷺ ہیں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160)

اس اعلیٰ درجہ کے نور اور اکمل و ارفع اور اعلیٰ فرد پر آغاز نبوت سے لے کر آج تک، ہاں اس وقت سے لے کر جب وہ نور فاران کی چوٹیوں پر جلوہ فگن ہوا مختلف قسم کے اعتراضات، مخالفین کی طرف سے کئے جا رہے ہیں، اس پاک وجود کو نشانہ اعتراض بنایا جا رہا ہے جو سب قوموں کے انبیاء کو اعتراضات و اتہامات سے پاک کرنے آیا تھا۔ جس نے وحدت قومی کے لئے عظیم حوصلہ، عظیم قوت برداشت، عظیم استقامت اور عظیم صبر سے کام لیا۔ جس انسان کامل نے دکھتے دلوں پر پھایہ رکھا۔ امن کے لئے جذبات کا خیال رکھا، نہ خود آپے سے باہر ہوئے نہ اپنے ساتھیوں کو اس کی اجازت دی، آپ کی ذات ستودہ صفات کو کبھی جادوگر کہا جاتا تو کبھی شاعر، کبھی دیوانہ ٹھہرایا جاتا تو کبھی کذاب بلکہ یہاں تک کہ جب مکہ کی گلیوں، بازاروں میں گزرتے تو مخالفین اشارے کرتے ایک دوسرے کو اور کہتے۔

دیکھو دیکھو، یہ ہے وہ شخص جو اپنے آپ کو رسول کہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سب سنتے اور برداشت کرتے اور رات کی تنہائیوں میں اپنے مولیٰ سے عرض کرتے۔ **اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون** (بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار)

اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کہ یہ سب کچھ لاعلمی میں کر رہے ہیں۔

اس عظیم رسول ﷺ کے اعلیٰ اخلاق و کردار، صبر و استقامت، غیر معمولی حوصلہ اور ایثار کی چند جھلکیاں اس مضمون میں پیش کی جائیں گی۔

اہل عرب، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ کی شدید مخالفت کر رہے تھے یہاں تک کہ خانہ کعبہ (جو بنایا ہی آپ کے لئے گیا تھا) کے دروازے تک آپ کے لئے بند تھے۔ اس کے باوجود جب ایک دفعہ کسی شخص نے آپؐ کو یا **خیر البریة** کہہ کر پکارا۔ یعنی اے مخلوق میں سے بہترین وجود! آپؐ نے فوراً فرمایا۔ **ذاک ابراھیم** وہ تو ابراہیم (علیہ السلام) تھے۔ گویا ان معاندین عرب کے جذبات کا بھی خیال رکھا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ابراہیمؑ)

آج یہود و عیسائی ہمارے پیارے آقا ﷺ سے متعلق ہر روز کوئی نہ کوئی نازیبا حرکت کرتے رہتے ہیں مگر ہمارے پیارے آقاؐ نے ان کی دلآزاریوں کو دلداریوں میں بدلا۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی اپنا سامان بیچ رہا تھا۔ اسے اس سامان کی قیمت دی گئی تھی تو وہ اس قیمت پر راضی نہ ہوا اور کہنے لگا۔ اس کی قسم! جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب انسانوں پر فضیلت دی ہے۔ انصار میں سے ایک شخص نے اسے کہتے سن لیا اور اس نے اس یہودی کے چہرہ پر طمانچہ مارا۔ اور کہا کیا تو کہتا ہے کہ اس کی قسم! جس نے موسیٰؑ کو سب انسانوں پر فضیلت دی ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ اے ابوالقاسم! فلاں شخص نے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُسے بُلا کر پوچھا کہ تم نے اس شخص کو طمانچہ کیوں مارا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس نے کہا تھا کہ اس کی قسم جس نے موسیٰؑ کو سب انسانوں پر فضیلت دی ہے۔ جبکہ آپ ہمارے درمیان موجود ہیں رسول اللہ ﷺ اس پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا۔ **لاتفضلوا بین انبیاء اللہ** اللہ کے انبیاء کے مابین فضیلتوں کی باتیں نہ کیا کرو، ایک دوسری روایت میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ **لا تخیر ونی علیٰ موسیٰ** مجھے موسیٰؑ پر فضیلت مت دو۔‘‘

(مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام)

حضرت موسیٰ علیہ السلام تو پھر پوری اسرائیلی قوم کے نبی تھے اور صاحب شریعت تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو ان لوگوں کے جذبات کا بھی خیال رکھا ہے جن کے نبی چند لاکھ کی طرف آئے تھے۔ چنانچہ نینوا کے رہنے والوں کے جذبات کی کس طرح حفاظت کی جبکہ ان کی تعداد ایک لاکھ سے کچھ زائد تھی۔ آپؐ نے اپنے پیروکاروں کو منع فرمایا کہ وہ یہ کہتے پھریں کہ محمد رسول اللہ ﷺ حضرت یونسؑ سے افضل ہیں فرمایا۔

لا یقو لن احد کم انی خیر من یونس

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ و ان یونس لمن المرسلین)

رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی سے اپنی اہانت یا تکلیف کا بدلہ نہیں لیا بلکہ اپنا معاملہ خدا پر چھوڑا اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

کہ اے میرے محبوب! تیری طرف سے ہم استہزاء کرنے والوں کے لئے کافی ہیں۔ (النحل :96) ہمیشہ ہی خدا ان مستھزئین پر گرفت فرماتا رہا اور انہیں سزا دیتا رہا اور آج کے استہزاء اور تحقیر کرنے والوں کے لئے بھی وہی کافی ہوگا۔

اے اعتراض کے لب وا کرنے والو! ذرا آنکھیں تو کھولو، اور دیکھو تو سہی، میرا آقا ﷺ اپنے ساتھ زیادتی کرنے والوں، تکالیف پہنچانے والوں، استہزاء کرنے والوں، ٹھٹھہ اُڑانے والوں سے کیسے پیش آیا۔ آیئے ذرا مکہ چلیں جہاں سرکار دوعالم ﷺ خانہ کعبہ کے سایہ میں اپنے رب کے حضور محو راز و نیاز ہیں۔ کچھ فاصلہ پر ابوجہل اپنے ساتھیوں کے ساتھ محفل جمائے بیٹھا ہے۔ ان کی نظر آپؐ پر پڑی تو ان میں سے ایک بدبخت کہنے لگا۔ کون ہے جو فلاں قبیلہ میں جائے اور وہاں سے ذبح شدہ اونٹنی کی اوجھڑی لائے اور جب محمد (ﷺ) سجدہ میں جائیں تو وہ آپؐ کی پشت پر رکھ دے۔ ایک بدبخت اُٹھا اور وہ اُوجھڑی اُٹھا لایا اور جب رسول اللہ ﷺ سجدہ میں گئے تو اس نے وہ آپؐ کی پشت پر رکھ دی اور پھر سب مل کر قہقہے لگانے لگے اور ٹھٹھہ اُڑانے لگے اور آپؐ کی تضحیک کرنے لگے۔ آخر کسی شخص نے حضرت فاطمہؓ سے ذکر کیا وہ آئیں اور آپؐ کی پشت سے اس اوجھڑی کو اُتارا۔ رسول اللہ ﷺ نے سجدہ سے سر اُٹھایا، نماز ختم کی، سلام پھیرا۔ اور ان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ نہ ڈانٹ ڈپٹ کی نہ زجر و توبیخ، بلکہ اپنے مولیٰ سے گزارش کی۔ اے اللہ! ان قریش سے تو ہی نپٹ سکتا ہے۔ تو ہی ان کو پکڑ۔ ان پر گرفت کر۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے سنا تو ان کے ہوش اُڑ گئے اور وہ سب ہنسنا بھول گئے۔ آپؐ نے دعا کرتے ہوئے کہا اے اللہ! تو ابوجہل اور عتبہ اور شبیہ اور ولید اور امیہ اور عقبہ بن ابی معیط پر گرفت کر۔ تو ہی ان کا مواخذہ کر اور انہیں سزا دے۔

یوم الفرقان یعنی بدر کے دن یہ سب خاک و خون میں غلطاں نظر آئے اور پھر انہیں بدر کے ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔

(مسلم کتاب الجہاد والسیر باب مالقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین والمنافقین)

یہ اہل مکہ جنہوں نے دعویٰ نبوت کے بعد پاکوں کے سردار ﷺ کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا۔ آپؐ کے مختلف نام رکھے۔ کبھی جادوگر کہا تو کبھی دیوانہ، کبھی شاعر تو کبھی کذاب بلکہ آپؐ کے پیارے نام ’’محمد‘‘ کو بگاڑ کر مذمم کہنے لگے اور آپؐ کے ساتھیوں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کرنا شروع کیا۔ بعدازاں جب رسول اللہ ﷺ کی دعا کے نتیجہ میں ان پر سات سال کے لئے قحط کا عذاب نازل ہوا اور وہ چمڑا، ہڈیاں وغیرہ کھانے پر مجبور ہوئے۔ بھوک اور غذا کی کمی کی وجہ سے ہر طرف انہیں دھواں نظر آنے لگا۔ ان حالات میں انہیں اپنے دکھوں کا اگر کہیں مداوا نظر آیا تو وہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ تھے۔ اہل مکہ کا سردار ابوسفیان افتاں و خیزاں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بصد منت عرض کرنے

لگا۔ اے محمدؐ! آپؐ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپؐ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ خدارا! ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ تب اس مقدس آقاؐ نے بارگاہ الٰہی میں دست دعا بلند کئے جس کے نتیجہ میں سات دن مسلسل بارش ہوتی رہی اور اہل مکہ کی خشک سالی ختم ہوگئی۔

(مسلم کتاب صفات المنافقین)

اب دیکھئے! ایک دشمن جان وایمان بھی آپؐ کے در و دولت پر حاضر ہوتا ہے اور عرض مدعا کرتا ہے تو آپؐ کے اخلاق کریمانہ اور صلہ رحمی سے فیض پاتا ہے۔ آپؐ اس کے لئے اور اس کی قوم کے لئے دعا تو کرتے ہیں مگر اس کے ظلم وستم کی طرف اشارۃً بھی توجہ نہیں دلاتے۔

وہ احسان کا افسوں پھونکا
موہ لیا دل اپنے عدو کا
کب دیکھا تھا پہلے کسی نے
حسن کا پیکر اس خُو بُو کا

اب یہ واقعہ بھی دیکھئے۔ جب ایک دشمن آپؐ کی جان لینے کے درپئے ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ (واللّٰہ یعصمک من الناس) کے مطابق آپؐ کو محفوظ رکھتا ہے تو اس دشمن جان کو بھی امان دے دیتے ہیں۔ یہ واقعہ اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نجد میں ہونے والے غزوہ سے واپس آرہے تھے۔ راستہ میں ایک جنگل میں پڑاؤ ڈالا۔ صحابہؓ مختلف درختوں کی طرف سایہ کی تلاش میں چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایک سایہ دار درخت دیکھ کر اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکائی اور خود قیلولہ فرمانے لگے۔ اچانک صحابہؓ نے سنا کہ انہیں کوئی بلا رہا ہے۔ وہ تیزی سے آپؐ کی طرف لپکے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بدوی رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ آپؐ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا میں سو رہا تھا کہ یہ شخص آیا اور اس نے میری تلوار درخت سے اتاری اور میرے پر سونت لی اور مجھے کہنے لگا۔ بتاؤ! تمہیں اب میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ ایک دوسری روایت میں ہے۔ جب آپؐ نے اللہ کا نام لیا تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے تلوار پکڑی اور فرمایا۔ اب تم بتاؤ! تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ وہ کہنے لگا آپؐ ہی مہربانی فرمائیں...... آپؐ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے کہا نہیں۔ لیکن میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ میں آپ کے خلاف لڑائی میں حصہ نہ لوں گا اور نہ کسی ایسی قوم کا ساتھ دوں گا جو آپ سے لڑنا چاہے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔ کوئی سخت لفظ ادا نہیں کیا۔ بلکہ کمال مہربانی فرماتے ہوئے اسے جانے کی اجازت عطا فرمائی۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کتاب الرقاق الفصل الثالث)

عبداللہ بن ابی۔ جسے رئیس المنافقین کہا جاتا ہے کی بے ادبیاں اور گستاخیاں بھی دیکھئے اور رسول اللہ ﷺ کی شفقتیں بھی ملاحظہ کیجئے۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار (جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر ڈالی گئی تھی اور حضرت اسامہؓ بن زید آپؐ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے) حضرت سعدؓ بن عبادہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ ان کی رہائش بنو حارثؓ بن خزرج قبیلہ کے میں تھی۔ چلتے چلتے سرراہ ایک ایسی مجلس کے پاس سے آپؐ کا گزر ہوا جس میں مسلمان، مشرک، بتوں کے پجاری اور یہود سب ملے جلے بیٹھے تھے۔ ان میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور ابھی اسلام نہیں لایا تھا اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ بھی تھے۔ جب جانور کی گردان پر پڑی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک اپنی چادر سے ڈھانپی اور کہنے لگا۔ ہم پر گرد نہ اُڑاؤ...... نبی ﷺ سواری سے نیچے اترے۔ السلام علیکم کہا اور انہیں اللہ کی طرف بلایا۔ نیز قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی کہنے لگا۔ اے شخص! تم بڑی اچھی باتیں کرتے ہو۔ لیکن ہماری مجالس میں آکر ہمیں تکلیف کیوں دیتے ہو؟ اپنے ٹھکانے پر واپس جاؤ اور جو تمہارے پاس آئے اسے تبلیغ کرو، اسے یہ باتیں سناؤ۔ ہمیں سنانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہمیں سناؤ۔ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کہنے لگے۔ نہیں یا رسول اللہ! آپ ضرور ہماری مجالس میں تشریف لاکر ہمیں یہ باتیں سنایا کریں کیونکہ ہمیں یہ باتیں سننا اچھا لگتا ہے۔ اس پر مسلمان، یہودی اور مشرک باہم جھگڑنے لگے اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں منع کرتے رہے اور روکتے رہے یہاں تک کہ وہ رک گئے۔ نبی ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہاں سے تشریف لے گئے۔ یہ وہی عبداللہ بن ابی ہے جس نے ہر نازک موقعہ پر مسلمانوں کو بھڑکانا چاہا۔ باہم لڑانا چاہا۔ انتشار پیدا کرنا چاہا۔ حالات بگاڑنے چاہے اور تو اور خود رسول اللہ ﷺ کی ذات والا صفات کو نشانہ بنایا اور آپ کی ذات اقدس سے متعلق بیہودہ ہرزہ سرائی کی۔ مگر رسول اللہ ﷺ کی رواداری، شفقت اور محبت کا دامن وسیع سے وسیع تر ہی رہا۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ کی بات ہے کہ مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار میں سے ایک آدمی کی کمر پر ہاتھ مارا۔ وہ انصاری پکار اُٹھا۔ اے انصار! اور اس مہاجر نے مہاجرین کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ آوازیں سنیں تو فرمایا یہ جاہلیت کی طرح کیوں پکارا جا رہا ہے۔ لوگوں نے آپؐ کو بتایا کہ دو نوجوانوں میں جھگڑا ہوا ہے۔ ایک مہاجرین میں سے ہے اور ایک انصار میں سے اور مہاجر نوجوان نے انصاری نوجوان کی کمر میں ہاتھ مارا ہے۔ آپؐ نے فرمایا چھوڑو، جانے دو، بری بات ہے۔ بات آئی گئی ہوگئی۔ لیکن جب عبداللہ بن ابی تک یہ بات پہنچی تو اسے موقعہ مل گیا انتشار پھیلانے کا۔ فوراً کہنے لگا۔ انہوں نے تو جو کرنا ہے کرلیا اب مدینہ جا لینے دو۔ تو (نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد) وہاں کا معزز ترین شخص وہاں کے بدترین شخص کو نکال باہر پھینکے گا۔ رسول اللہ ﷺ تک اس کی یہ بات پہنچی تو ایک صحابی عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! میں اس کی گردن اُڑا دوں گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا دعہ۔ جانے دو، میں لوگوں کو یہ موقع نہیں دیا چاہتا کہ وہ یہ کہتے پھریں کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو ہی قتل کر رہا ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر باب یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ ......4905)

ان سب زیادتیوں، اذیتوں کے باوجود جب وہ فوت ہوا تو اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کرنے لگا کہ میرا والد فوت ہوگیا ہے۔ آپؐ اس کا جنازہ پڑھا دیں۔ آپؐ نے اس کی شرارتوں کا کوئی ذکر نہ فرمایا۔ بلکہ نہ صرف اس کا جنازہ پڑھایا بلکہ کفن کے لئے اپنا قمیص بھی عطا فرمایا۔ (بخاری کتاب الجنائز باب الکفن فی القمیص 1269۔ بخاری کتاب التفسیر باب قولہ استغفر لہم اولاتستغفر لہم ......7670)

ابن صیاد کی جرأت اور رسول اللہ ﷺ کا ردعمل بھی ملاحظہ کیجئے!

حضرت عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کے جلو میں جا رہے تھے کہ راستہ میں ابن صیاد سے ٹاکرا ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا۔ اتشھد انی رسول اللّٰہ؟ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے ایک نظر آپ کو دیکھا اور کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ’’انک رسول الامیین‘‘ آپؐ امیوں کے رسول ہیں۔ پھر کہنے لگا...... اتشھد انی رسول اللّٰہ؟ کیا آپ بھی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ رسول اللہ ﷺ اس پر ناراض نہیں ہوتے۔ اسے جھاڑ پھٹکار نہیں کی۔ بلکہ فرمایا امنت باللّٰہ ورسلہ۔ میں تو اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ (بخاری کتاب الادب باب قول الرجل للرجل. :اخسأ) اس کے علاوہ اُسے کچھ نہیں فرمایا اور آگے بڑھ گئے۔

یہود نامسعود کو تو رسول اللہ ﷺ کی ذات سے خاص عناد تھا اور مختلف مواقع پر اس کا اظہار ان کی طرف سے ہوتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ سے ملنے آئے اور کہنے لگے السّام علیک (نقل کفر کفر نباشد) یعنی تجھ پر ہلاکت ہو۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے ان کی بات سن لی اور جواباً فرمایا۔ تم پر لعنت ہو۔ تم پر ہلاکت وارد ہو۔ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہؓ کی بات سُن کر فرمانے لگے۔ مھلاً عائشہ۔ اللہ تعالیٰ ہر معاملہ میں نرمی پسند فرماتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپؐ نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے انہیں جواب دے دیا ہے میں نے وعلیکم کہا۔ یعنی جو دعا یا بددعا تم مجھے دے رہے ہو اس کے اثرات تمہیں کو پہنچیں۔ (بخاری کتاب الاستئذان باب کیف یرد علی اھل الذمۃ السلام)

ان کی ان حرکات کے باوجود سرور کائنات ﷺ کی یہود کے لئے شفقت ملاحظہ کیجئے۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت سہلؓ بن حنیف قادسیہ کے میدان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ وہ اس کی تعظیم کرتے ہوئے کھڑے ہوگئے ان سے کہا گیا یہ تو ایک ذمّی کا جنازہ ہے۔ اس لئے آپ کیوں کھڑے ہوتے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا۔ آپؐ کھڑے ہوگئے۔ آپؐ سے عرض کیا گیا یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا یہودی انسان نہیں ہیں؟

(بخاری کتاب الجنائز باب من قام لجنازۃ یھودی)

آپؐ کے اسی حسین طرز عمل اور حسن خلق کی وجہ سے ان کے دل بدلے اور وہ آپؐ کے غلاموں میں شامل ہوئے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اسے فرمایا **اسلم** اسلام قبول کرلے۔ اس نے اپنے والد کی طرف دیکھا۔ اس کے باپ نے کہا ابوالقاسم (ﷺ) کی بات مان لو اور ان کی اطاعت کرو۔ چنانچہ اس نے اسلام قبول کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے اُٹھے تو فرما رہے تھے سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اس (بچہ کو) آگ سے بچالیا ہے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات)

ایک دن رسول اللہ ﷺ حضرت علیؓ کے ساتھ جا رہے تھے کہ ایک دیہاتی آدمی آپؐ سے ملا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے فلاں بصری قبیلہ کو تبلیغ کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال و برکات ان پر نازل ہوں گے۔ وہ مسلمان تو ہو گئے مگر امتحان میں مبتلا ہو گئے ہیں بارشیں نہ ہونے کی وجہ

سے قحط سالی کے سامان پیدا ہو گئے اور اب مجھے ڈر ہے کہ کہیں اسلام نہ چھوڑ دیں۔ مرتد نہ ہو جائیں۔ اس لئے آپؐ ان کی دلداری فرمائیں اور ان کی کچھ مدد فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی سن کر حضرت علیؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے جو میں ان کی طرف بھجواؤں۔

زید بن سعنہ ایک یہودی مالدار شخص یہ سب گفتگو سن رہا تھا وہ آپؐ کے قریب آیا اور کہنے لگا آپ مجھ سے کھجوریں وغیرہ لے کر بھجوا دیں اور میرے ساتھ مدت طے کر لیں کہ اتنی مدت میں مجھے واپس کر دیں گے۔ چنانچہ آپؐ نے وہ کھجوریں ان مصیبت زدہ لوگوں کی طرف بھجوا دیں۔ ابھی مدت مقررہ میں وہ تین دن باقی تھے کہ وہ آ گیا اور آتے ہی بڑے غصہ سے کہنے لگا۔ اے محمد! میرا حق کیوں ادا نہیں کرتے؟ خدا کی قسم! تم بنو عبدالمطلب قرض کی ادائیگی کے معاملہ میں بہت برے ہو اور تمہاری اس ٹال مٹول کی عادت کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔

حضرت عمرؓ اس کی اس گستاخانہ گفتگو اور انداز کو برداشت نہ کر سکے اور کہنے لگے او دشمن خدا! اللہ کے رسولؐ کے ساتھ تمہارا یہ انداز گفتگو کیا ہے۔ اگر مجھے رسول اللہ ﷺ کا خیال نہ ہوتا تو میں تمہارا سر اُڑا دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو روکتے ہوئے فرمایا۔ اے عمر اگر کچھ کہنا ہی ہے تو مجھے حسن ادائیگی کے لئے کہو اور اسے حسن تقاضا کے لئے۔ اب اسے لے جاؤ اور اس کے حق کے علاوہ بیس صاع کھجوریں زیادہ دے دو۔ جب حضرت عمرؓ نے اسے اس کا حق ادا کیا اور 20 صاع کھجوریں زیادہ دیں تو اس نے پوچھا یہ زائد کس لئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا جو میں نے تم پر سختی کی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کے بدلہ میں یہ زائد کھجوریں تمہیں دوں۔

اس پر زید بن سعنہ نے حضرت عمرؓ سے پوچھا جانتے ہو میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو کہنے لگا میں زید بن سعنہ یہود کا عالم ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اتنے بڑے عالم ہو کر تم نے یہ گستاخی کا طریق کیوں اختیار کیا؟ اس نے کہا جتنی بھی علامات نبوت میں نے پڑھ سن رکھی تھیں۔ ان سب کا میں نے آپؐ کی ذات میں مشاہدہ کر لیا تھا ایک علامت رہتی تھی کہ اس نبیؐ کا حلم اس کے غصہ پر غالب رہے گا اور جتنا زیادہ ان سے تلخی اور جہالت سے پیش آیا جائے گا ان کی محبت، شفقت اور حلم اور برد باری کا چشمہ اتنا ہی زیادہ جوش زن ہو گا۔ اب میں نے اس کی بھی آزمائش کر لی ہے۔ اب اے عمر! آپ گواہ رہیں کہ میں اللہ کو اپنا رب اور اسلام کو اپنا دین اور محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنا نبی ماننے پر خوش ہوں۔ اس کے بعد زید بن سعنہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بے اختیار پکار اُٹھے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(مستدرک کتاب معرفۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 605)

حضرت عکرمہؓ، ابوجہل جو فرعون امت محمدیہ تھا کا بیٹا تھا اور باپ ہی کی طرح اسلام کا معاند اور دشمن تھا اور ساری زندگی مسلمانوں کو ستاتا رہا اور ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑتا رہا۔ جب مکہ فتح ہوا ''تو عکرمہؓ اس بغض کی وجہ سے جو اسے رسول کریم ﷺ کی ذات سے تھا مکہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس نے کہا۔ میں اس ملک میں بھی نہیں رہ سکتا جس میں ایسا شخص موجود ہو۔ اس کے مظالم کی وجہ سے رسول کریم ﷺ نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ اسے معافی نہیں دی جا سکتی وہ جہاں مل جائے اسے قتل کر دیا جائے۔ آخر اس کی بیوی رسول کریم ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ بڑے رحیم و کریم ہیں۔ آپ نے کتنے ہی لوگوں کو معاف کر دیا ہے اگر عکرمہ کو بھی آپ معاف فرما دیں تو اس میں آپ کا کیا حرج ہے۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہؐ! کیا یہ بہتر ہے کہ عکرمہ کسی غیر ملک میں ذلیل ہو کر رہے یا یہ بہتر ہے کہ وہ آپ کے ملک میں آپ کی رعایا بن کر رہے اور آپ کا عفو اس کے سر کو نیچا رکھے۔ آپ کو اس کی یہ بات پسند آئی اور آپؐ نے فرمایا۔ ہم نے عکرمہ کو معاف کر دیا۔ یہ سن کر اس کی بیوی اس وقت اٹھی اور اپنے خاوند کی تلاش میں چل پڑی۔ وہ اس وقت حبشہ جانے کے لئے کشتی میں بیٹھ چکا تھا۔ اس کی بیوی اس کے پاس گئی اور اس نے کہا۔ تم کہاں جا رہے ہو۔ واپس میرے ساتھ چلو۔ میں نے تمہارے متعلق محمد رسول اللہ ﷺ سے سفارش کی تھی اور محمد رسول اللہ ﷺ نے تمہیں معاف فرما دیا ہے۔ عکرمہؓ یہ سن کر حیران ہوا اور اس نے کہا مجھے کس طرح معافی مل سکتی ہے میں نے تو بڑے بڑے سخت مظالم کئے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا۔ تمہیں ان کے وسعت حوصلہ کا کیا علم؟ میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میں تمہارے لئے معافی کی منظوری لے چکی ہوں۔ تم واپس میرے ساتھ چلو۔ عکرمہؓ کشتی سے اترے اور واپس آ گئے۔ واپسی پر وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری بیوی میرے پاس آئی تھی اور اس نے کہا کہ تھا کہ میں نے تمہارے متعلق رسول کریم ﷺ سے معافی لے لی ہے۔ کیا سچ ہے؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہاں بالکل سچ ہے۔ ہم نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ جب رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے تمہیں سچے دل سے معاف کر دیا ہے تو اس نے عرض کیا کہ کیا میں کافر ہونے کی حالت میں مکہ میں رہ سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں تم رہ سکتے ہو۔ جب رسول کریم ﷺ نے اس کے اور اس کے باپ ابوجہل کے متواتر اور شدید ترین مظالم کے باوجود اسے معاف فرما دیا اور معافی بھی اس رنگ میں دی کہ خواہ وہ اسلام نہ لائے اسے مکہ میں آزادانہ رنگ میں رہنے کی اجازت ہو گی تو اس کی طبیعت پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں آپ پر ایمان لاتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی معافی سوائے خدا کے راستباز انسان کے اور کوئی نہیں دے سکتا۔ پھر یا تو اس کے دل میں اتنا بغض تھا کہ وہ اس ملک میں بھی رہنا نہیں چاہتا تھا جس میں رسول کریم ﷺ تھے اور یا پھر اس کے دل میں اتنا تغیر پیدا ہوا کہ جب رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ عکرمہ ہم نے تمہیں معاف ہی نہیں کیا بلکہ ہم تمہیں انعام بھی دینا چاہتے ہیں مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو۔ تو وہ عکرمہ جو اتنا دنیا دار تھا اس کے اندر فوراً ہی اتنی تبدیلی پیدا ہو گئی کہ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں مانگتا کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دے۔ اب کجا یہ کہ وہ مکہ سے بھاگ جاتا ہے اور کجا یہ کہ مسلمان ہوتا ہے اور یکدم اس میں ایسی تبدیلی پیدا ہوتی ہے کہ وہ سب مخالفانہ خیالات کو بھول جاتا ہے۔ پھر یہی عکرمہ تھا کہ یا تو رسول اللہ ﷺ کی جان لینے کے لئے لڑائیاں کیا کرتا تھا اور یا پھر اسلام میں اس کی فدائیت یہاں تک پہنچ گئی کہ غزوۂ یرموک میں جب بہت سے صحابہؓ مارے گئے تو عکرمہؓ اور چند اور نوجوانوں نے مل کر حضرت ابوعبیدہؓ سے جو کمانڈر انچیف تھے کہا کہ ہم سے صحابہؓ کی موت نہیں دیکھی جا سکتی۔ اگر یہ لوگ مارے گئے تو اسلام کی اشاعت کون کرے گا۔ آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم چند نوجوان اپنی جانوں کو قربان کر کے عیسائی کمانڈر پر حملہ کر کے اسے مار دیں اور لڑائی ختم ہو جائے۔ ابوعبیدہؓ نے کہا کہ یہ تو بڑا مشکل ہے۔ دس لاکھ لشکر کے مقابلہ میں تمہیں کس طرح بھیج سکتا ہوں۔ اس میں تو تمہاری یقینی ہلاکت ہے۔ مگر آخر دوسرے لوگوں نے کہا کہ جب یہ لوگ قربانی کرنا چاہتے ہیں تو انہیں قربانی کی اجازت دے دیں اور چونکہ اس جنگ میں بہت سے صحابہؓ مارے جا چکے تھے۔ ابوعبیدہؓ نے آخر اجازت دے دی۔ چنانچہ عکرمہؓ اور چند دوسرے نوجوانوں نے مل کر قلب لشکر پر حملہ کیا اور وہاں تک پہنچ گئے جہاں ان کا کمانڈر ماہان تھا۔ وہ اس قدر گھبرایا کہ تخت سے اتر کر بھاگ پڑا۔ اور اس کے بھاگتے ہی فوج میں بھگدڑ مچ گئی اور لڑائی کا پانسہ پلٹ گیا۔ مگر اس جدوجہد میں وہ قریباً سب کے سب شہید ہو گئے۔ اسی جنگ کا واقعہ ہے کہ عکرمہؓ زخموں کی شدت اور پیاس کی وجہ سے تڑپ رہے تھے کہ ان کے پاس سے ایک سپاہی گزرا جس کے پاس پانی کی چھاگل تھی۔ اس نے جب انہیں تڑپتے دیکھا تو وہ قریب آیا اور اس نے پوچھا کیا آپ کو پیاس لگی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس نے اپنی چھاگل ان کے منہ کے قریب کی تاکہ آپ پانی پی لیں۔ مگر ابھی عکرمہؓ نے چھاگل کو منہ نہیں لگایا گیا تھا کہ ان کی نظر فضل بن عباسؓ پر پڑی جوان کے قریب ہی پیاس سے تڑپ رہے تھے انہوں نے کہا۔ فضل مجھ سے زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے تم اسے پانی پلاؤ۔ وہ فضل کے پاس پہنچا تو انہوں نے اپنے قریب ایک اور مسلمان کو تڑپتے دیکھا انہوں نے کہا وہ مجھ سے زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے تم پہلے اسے پانی پلاؤ۔ تو تیسرے کے پاس پہنچا تو اس نے چوتھے کی طرف اشارہ کر دیا۔ اور چوتھے کے پاس پہنچا تو اس نے پانچویں کی طرف اشارہ کر دیا، تاریخ بتاتی ہے کہ وہ سات آدمی تھے اور ساتوں ہی تڑپ رہے تھے مگر ہر ایک نے یہی کہا کہ مجھے پانی نہ پلاؤ بلکہ میرے ساتھی کو پلاؤ۔ جب وہ آخری آدمی کے پاس پہنچا تو وہ مر چکا تھا اور جب وہ واپس مڑا تو اس نے دیکھا کہ باقی چھ بھی فوت ہو چکے تھے۔ اب دیکھو یہ کتنی بڑی قربانی ہے جو عکرمہؓ نے کی۔''

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 45 تا 47)

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''آج یہ لوگ آزادیٔ اظہار کا شور مچاتے ہیں، شور مچاتے ہیں کہ اسلام میں تو آزادیٔ رائے اور بولنے کا اختیار ہی نہیں ہے اور مثالیں آج کل کی مسلمان دنیا کی دیتے ہیں کہ مسلمان ممالک میں وہاں کے لوگوں کو، شہریوں کو آزادی نہیں ملتی۔ اگر نہیں ملتی تو ان ملکوں کی بدقسمتی ہے کہ اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے۔ اسلامی تعلیم کا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمیں تو تاریخ میں لوگوں کے بے دھڑک آنحضرت ﷺ کے صبر اور حوصلے اور برداشت کے ایسے ایسے واقعات ملتے ہیں کہ دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ میں چند مثالیں پیش کرتا ہوں گو اس کو آنحضرت ﷺ کی جود و سخا کے واقعات میں بیان کیا جاتا ہے لیکن یہی واقعات جو ہیں ان میں بے باکی کی حرکات اور پھر آپ ﷺ کے حوصلہ کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

حضرت جبیرؓ بن مطعم کی یہ روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بار وہ ایک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپؐ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔

آپؐ حنین سے آ رہے تھے کہ بدوی لوگ آپؐ سے لپٹ گئے۔ وہ آپؐ سے مانگتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے آپؐ کو ببول کے ایک درخت کی طرف ہٹنے کے لئے مجبور کر دیا۔ جس کے کانٹوں میں آپؐ کی چادر اٹک گئی۔ رسول اللہ ﷺ ٹھہر گئے اور آپؐ نے فرمایا میری چادر مجھے دے دو، اگر میرے پاس ان جنگلی درختوں کی تعداد کے برابر اونٹ ہوتے تو میں انہیں تم میں بانٹ دیتا اور تم مجھے بخیل نہ پاتے اور نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔

(بخاری کتاب فرض الخمس باب ماکان النبی ﷺ یعطی المؤ لفة قلوبهم)

پھر ایک روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھا اور آپؐ نے ایک موٹے کنارے والی چادر زیب تن کی ہوئی تھی۔ ایک بدو نے اس چادر کو اتنے زور سے کھینچا کہ اس کے کناروں کے نشان آپؐ کی گردن پر پڑ گئے۔ پھر اس نے کہا اے محمد (ﷺ) اللہ کے اس مال میں سے جو اس نے آپؐ کو عنایت فرمایا ہے۔ میرے ان دو اونٹوں پر لاد دیں۔ کیونکہ آپ مجھے نہ تو، اپنے مال میں سے اور نہ ہی اپنے والد کے مال میں سے دیں گے۔ پہلے تو نبی کریم ﷺ خاموش رہے۔ پھر فرمایا المال مال الله و انا عبده۔ کہ مال تو اللہ ہی کا ہے اور میں اس کا بندہ ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ مجھے جو تکلیف پہنچائی ہے اس کا بدلہ تم سے لیا جائے گا۔ اس بدو نے کہا۔ نہیں آپؐ نے پوچھا تم سے بدلہ کیوں نہیں لیا جائے گا؟ اس بدو نے کہا اس لئے کہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دی جائیں۔

(الشفاء القاضی عیاض جزء اول الاب الثانی فی تکمیل اللہ الفضل واما الحکم صفحہ 74 دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

تو یہ ہے وہ صبر برداشت کا مقام جو آنحضرت ﷺ کا تھا اور جو اپنوں سے نہیں دشمنوں سے بھی ہے۔

(خطبہ جمعہ 21 ستمبر 2012ء)
(الفضل 20 نومبر 2012ء صفحہ 5)

یہاں مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے یہ اشعار یاد آ رہے ہیں۔

نخوت کو ایثار میں بدلا
عاشق جان نثار میں بدلا
پیاسا تھا جو خار لہو کا
اس کا ظہور، ظہور خدا کا
دکھلایا یوں نور خدا کا
بتکدۂ ہائے لات و منات پہ
طاری کر دیا عالم ہُو کا
توڑ دیا ظلمات کا گھیرا
دور کیا ہر ایک اندھیرا
جاء الحق و زهق الباطل
ان الباطل کان زهوقا
گاڑ دیا توحید کا پرچم
صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے پیارے آقا کے یہی انداز تھے اور یہی راہ تھی۔ یہ شاہراہ ہے جو نور کی شاہراہ ہے۔ یہ راستہ ہے جو امن کا راستہ ہے۔ یہ سبیل ہے جو اخوت، بھائی چارے اور ایثار کی سبیل ہے، انہیں شاہراہوں اور راستوں پر چل کر خون کے پیاسوں کے دل جیتے جا سکتے ہیں اور نفرتوں کو پیار میں بدلا جا سکتا ہے۔ یہ نور مصطفویؐ ہے جو غلبہ کی نوید ہے اس کے علاوہ سب نار بولہبی ہے جس کے مقدر میں ناکام و نامراد ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جاں گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118)

میرے مہربان اور بزرگ مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب

مکرم سید سعید الحسن شاہ صاحب

میرے ایک نہایت مہربان اور مشفق بزرگ مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب مربی سلسلہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

مکرم عبدالرزاق صاحب ان خوش نصیبوں میں شامل ہیں جن کا ذکر خیر خلیفہ وقت نے اپنی زبان مبارک سے کیا اور ان کے خسر محترم مولانا محمد منور صاحب کا ذکر خیر بھی خلیفہ وقت کی طرف سے ہوا اور ان کی خوشدامن صاحبہ کا ذکر بھی خلیفہ وقت نے فرمایا۔ ع

ایں سعادت بزور بازو نیست

خاکسار نے شعبہ تربیت نو مبائعین میں مکرم بٹ صاحب کے ساتھ کچھ وقت گزارا اور ان دنوں کی یادیں اب بھی زندہ ہیں خاص طور پر ان کی سادگی بے نفسی اور مسکراتے چہرے کے ساتھ ہر کسی کے ساتھ شفقت سے پیش آنا دل پر اثر کرنے والا تھا مزاج میں بے نفسی کے ساتھ ساتھ انتہا درجے کا توکل علی اللہ تھا۔ گلے شکوے کی عادت نہ تھی اس کی بجائے دعاؤں پر زور دیا کرتے تھے۔ بات سادگی اور پیار کے ساتھ کرتے اور سمجھاتے تھے ایک دفعہ انہوں نے اپنے ایک دوست کو پریشان دیکھا پوچھنے پر معلوم ہوا کہ معمولی سی بات پر میاں بیوی میں تو تکار ہوئی اور اب نوبت علیحدگی تک پہنچ رہی ہے مکرم بٹ صاحب ان کے گھر گئے بڑے پیار سے میاں بیوی کو سمجھایا دونوں نے بات کو سنا اور دوبارہ اچھے رنگ میں رہنے کا عہد کیا اور یوں ان کی کوشش سے ایک گھر اجڑنے سے بچ گیا۔

آپ بڑے مستجاب الدعا تھے اس کا ذاتی طور پر خاکسار کو تجربہ ہوا ایک دفعہ بہاولپور شہر میں نومبائعین کی تربیتی کلاس تھی جس میں ہندو نومبائعین کی اکثریت تھی مکرم بٹ صاحب اور خاکسار وہیں تھے ان دنوں حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب اور دیگر بزرگان کے افریقہ میں ایمان افروز واقعات اور نامساعد حالات کے باوجود مربیان کی ان کوششوں کا ذکر تھا کہ کس طرح جان جوکھوں میں ڈال کر احمدیت کو پھیلایا ان واقعات کو مولانا صدیق امرتسری صاحب نے اپنی کتاب روح پرور یادیں میں بیان کیا ہے کو تازہ تازہ پڑھا تھا اور اس کا طبیعت پر گہرا اثر تھا۔ ایک دن کلاس کے بعد چہل قدمی اور باتیں کرتے ہوئے بہاولپور ریلوے سٹیشن پر پہنچ گئے۔ میں نے عرض کیا بٹ صاحب میری ایک خواہش ہے دعا کریں اللہ اسے پورا کرے وہ یہ ہے کہ جس طرح ہمارے بزرگوں نے افریقہ میں احمدیت پھیلانے کے لئے کوششیں کیں اللہ مجھے بھی اس کی توفیق عطا فرمائے کہ افریقہ جاؤں اور احمدیت پھیلانے کیلئے مکرم بٹ صاحب نے کہا اچھا انشاء اللہ دعا کروں گا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد خاکسار دفتر نو مبائعین سے تبدیل ہو کر میدان عمل میں آ گیا اور خاکسار مذکورہ واقعہ کو بھول چکا تھا کہ اچانک تبشیر نے کال کی اور یوں گیمبیا میں تقرر ہو گیا اور اب خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔

جولائی 2012ء کو خاکسار سات سال گزارنے کے بعد پاکستان گیا۔ مکرم بٹ صاحب کی خدمت میں بھی حاضر ہوا بڑی گرم جوشی سے ملے حال احوال پوچھا اور بڑے خوش ہوئے پھر کہنے لگے شاہ صاحب آپ کو بہاولپور سٹیشن یاد ہے اور آپ کی خواہش؟ میں نے کہا ہاں بٹ صاحب اور یقیناً آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ خاکسار کو افریقہ میں خدمت دین کی توفیق دے رہا ہے۔

خلافت کے ساتھ وفا اور محبت کا غیر معمولی تعلق تھا۔ دوران ملاقات خاکسار نے ایک دوست جو بیرون ملک تھے اور مکرم بٹ صاحب کے ساتھ بڑا تعلق تھا اور ان کو نظام جماعت کی طرف سے سزا ہوئی تھی کے متعلق پوچھا کہ ان سے کوئی رابطہ یا فون وغیرہ؟ بڑے جوش سے کہنے لگے ہاں اس کا فون آیا تھا پر میں نے کوئی بات نہیں کی جس کو خلیفہ وقت نے سزا دی ہو اس سے میں کیسے تعلق رکھ سکتا ہوں۔ بعد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی اس خوبی کا ذکر فرمایا کہ خلافت کے مقابلہ پر بیٹے کو ہرگز ترجیح نہ دی۔

خاکسار کے والد صاحب مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب نے ایک واقعہ کا ذکر کیا جو مکرم بٹ صاحب کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالتی ہے۔ اباجی نے جب آل پاکستان انصار اللہ ریلی میں مقابلہ حفظ قرآن اور تلاوت قرآن میں اول پوزیشن لی تو مکرم بٹ صاحب بڑے تپاک سے ملے اور مبارکباد دی اور پھر کہا شاہ صاحب آپ کی تلاوت بڑی اثر انگیز ہے میری خواہش ہے کہ آپ کی امامت میں نماز پڑھوں چنانچہ گھر لے گئے اور نماز پڑھی۔

مکرم بٹ صاحب میں درویشی اور سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی آپ نے بطور مربی سلسلہ لمبا عرصہ غانا میں گزارا اور ایک مدت تک پرنسپل جامعہ احمدیہ غانا کے معزز عہدہ پر فائز رہے، لیکن آپ کو دیکھ کر ہرگز کوئی یہ نہیں کہ سکتا تھا کہ یہ سادہ سا شخص کسی ادارے کا سربراہ بھی رہا ہو گا۔ غانا میں آپ کی زندگی کا وہ حصہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے جو آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں گزارا اور جس کا حضور نے کئی مواقع پر آپ کے ساتھ گزرے واقعات کا ذکر بھی فرمایا۔ یقیناً اصل جزا تو آخرت میں ہی ہے لیکن خلیفہ وقت کی طرف سے کسی مربی سلسلہ کو خراج تحسین اس دنیا میں سب سے بڑا اعزاز ہے اور آپ کی وفات پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جس محبت کا اظہار فرمایا اور ان کی زندگی کو ایک مثالی واقف زندگی قرار دیا اس سے بڑھ کر کوئی انمول تحفہ ان لئے نہیں ہو سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی سے مغفرت اور پیار کا سلوک فرمائے اور علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو بھی وقف کے تقاضے نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے منجھلے بیٹے مکرم عبدالقیوم طارق صاحب و بہو مکرمہ طلعت قمر صاحبہ مقیم برمنگھم انگلستان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یکم جنوری 2014ء کو دوسری بیٹی عطا کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کو وقف نو کی تحریک میں قبول فرماتے ہوئے ماریہ طارق نام عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم مبشر احمد قمر صاحب زعیم مجلس انصار اللہ ننکانہ صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

❁ مکرم رضوان احمد باجوہ صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ زاد مکرمہ نورین داؤد باجوہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری داؤد احمد باجوہ صاحب جرمنی کے نکاح کا اعلان مکرم عدنان احمد صاحب ابن مکرم طاہر محمود جج صاحب آف انگلینڈ کے ساتھ مبلغ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر مورخہ 26 دسمبر 2013ء کو بیت المبارک ربوہ میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد از نماز عصر کیا۔ دولہا مکرم چوہدری عبدالرشید جج صاحب مرحوم آف گھنوکے جج ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے جبکہ دلہن مکرم چوہدری نذیر احمد باجوہ صاحب مرحوم آف شکور پارک ربوہ کی پوتی اور حضرت چوہدری رحمت اللہ خاں صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (سفید پوش) کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرمہ ثریا نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم جمال صاحب مرحوم تحریر کرتی ہیں۔

میرا بیٹا محب جمال واقف نو کا ڈیڑھ سال قبل ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جس کی وجہ سے کافی تکلیف ہے۔ انفیکشن ختم نہیں ہو رہی۔ کئی آپریشن بھی ہوئے۔ ڈاکٹروں نے ٹانگ کٹوانے کا مشورہ دیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی والی فعال لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم حبیب اللہ باجوہ صاحب صدر محلّہ دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھاوجہ مکرمہ شہناز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم اللہ رفیق صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین مختلف عوارض کی وجہ شدید علیل ہیں۔ حالت قابل فکر ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم محمد انور قریشی صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ شمس النساء صاحبہ اہلیہ محترم محمد اسلم قریشی صاحب شہید مربی سلسلہ ماریشس و ٹرینیڈاڈ مورخہ 3 جنوری 2014ء کو کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 5 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء بیت السلام ٹورانٹو کینیڈا میں مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی۔ اگلے روز صبح گیارہ بجے میپل سیمٹری (Maple Cemetry) ٹورانٹو کے احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا نے دعا کروائی۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ہمشیرہ مرحومہ نے 1985ء میں اپنے خاوند کی شہادت کے بعد ہمت اور استقلال سے بیوگی کا عرصہ گزارا۔ بچوں کی تربیت عمدہ طریق پر کی۔ خلیفہ وقت سے محبت اور اطاعت آپ کی گھٹی میں تھی۔ عزیز و اقارب سے شفقت اور ہمدردی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ عبادات میں باقاعدہ تھیں۔ بچوں کو ہمیشہ سچ پر قائم رہنے کی تاکید کرتیں۔ 1992ء سے کینیڈا میں مقیم تھیں۔ مرحومہ نے گزشتہ ایک سال سے بیماری کی تکلیف دہ عرصہ بڑے حوصلہ اور صبر سے گزارا۔ پسماندگان میں ایک بیٹے مکرم محمد نصیر قریشی صاحب، دو بیٹیاں مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ادریس بھٹی صاحب اور مکرمہ عطیۃ السلام نبیلہ صاحبہ اہلیہ مکرم احمد بلال قریشی صاحب یادگار چھوڑی ہیں۔ سب بچے شادی شدہ صاحب اولاد ہیں اور کینیڈا میں مقیم ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے، اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ہمیشہ نیکیوں پر قائم رہنے والا بنائے۔ آمین

دارالصناعۃ میں داخلہ

❁ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔ 2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ۔ 3۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس 4۔ وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ پلمبنگ 3۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن 4۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ۔

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 / فون نمبرز 047-6211065,0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ داخلہ جاری ہے۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز 15 جنوری 2014ء سے ہو گا۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

ایمبولینس کی فراہمی

❁ ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909:

6213970,6215646

EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

سیدنا بلالؓ فنڈ

❁ احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

”میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔“

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

”یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔“

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

”پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہو گی۔“

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔

(سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

☆......☆......☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

22 جنوری 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
1:20 am	کوئیز۔جنرل نالج
2:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
3:00 am	آسٹریلین سروس
3:30 am	ظل اور بروز کی حقیقت
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	گلشن وقف نو
6:50 am	کوئیز۔جنرل نالج
7:30 am	آسٹریلین سروس
8:00 am	ظل اور بروز کی حقیقت
8:45 am	سیمینار سیرت النبی ﷺ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 17 ستمبر 2011ء
12:30 pm	آخری زمانہ کی علامات
1:15 pm	ریئل ٹاک
2:15 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سواحیلی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 2008ء
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
8:40 pm	کڈز ٹائم
9:10 pm	فیتھ میٹرز
10:05 pm	شمائل نبوی
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اٹھوال فیبرکس
نئے سال کی آمد پر تمام گرم ورائٹی پر 25% سیل
آف ایک بار پھر سیل سیل
پروپرائٹر: اعجاز احمد طاہر اٹھوال 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

جینٹس لیڈیز اور چلڈرن۔ جدید اور معیاری ورائٹی کے لئے
سروس شوز پوائنٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6212762
/servisshoespointrabwah

جوڑوں کی درد
اکسیر اوجاع کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434

STUDY IN GERMANY

Session-July- 2014
Admissions Open

www.ErfolgTeam.com in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offers you:

1. Quick Package for Universities in Germany

Start learning German language in Germany

Opportunities for Intermediate, Bachelors and Masters students in all fields

FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY

(Starting instalment 2000 Euros from Pakistan)

Time duration for the whole process/embassy appearance: 4 to 6 Months

2. Comfort Package with ErfolgTeam

The candidates who cannot afford the above mentioned package may also apply in comfort package, in which you have to do language in Pakistan beforehand. In this way, save the language fee in Germany. Time duration for the whole process: around 9 months **Study Requirement:** Intermediate, Bachelors or Masters **Language requirement:** 3 to 6 months in Pakistan

Courses also available in English Language

Consultancy +Admission + Documentation / Even after reaching Germany, pick up service from airport till University

Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany

Office Tel: +49 7940 5035030, Fax: +49 7940 5035031
Mob: +49 176 56433243 Email: info@erfolgteam.com Skype ID: erfolgteam
www.erfolgteam.com

منفرد ڈیزائن اور پائیداری کی علامت
نئی ورائٹی
خدا تعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
اہلِ ربوہ کو نیا سال مبارک ہو
لیڈیز، جینٹس اینڈ چلڈرن کی نئے سیزن کی نئی ورائٹی
سردیوں کی ورائٹی پر سیل کا آغاز
مورخہ یکم جنوری سے محدود مدت کے لئے
مِس کولیکشن شوز ربوہ

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:16
غروب آفتاب	5:25

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

10 جنوری 2014ء

6:30 am	حضور انور کا سکینڈے نیوین ممالک کا دورہ 6 ستمبر 2005ء
8:30 am	ترجمۃ القرآن کلاس 11 فروری 1997ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا سکینڈے نیوین ممالک کا دورہ 6 ستمبر 2005ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ 10 جنوری 2014ء
11:20 pm	حضور انور کا دورہ سکینڈے نیویا

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

DUSK
The Chinese Cuisine
Order for Chinese Food
Takeaway & Home Delivery
Just Call (Tariq)0323-5753875
0300-4024160, Rabwah

جائیداد برائے فروخت
1۔مکان رقبہ ایک کنال تعمیر شدہ 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء
2۔کمرشل بلڈنگ رقبہ دس مرلہ واقع گولبازار 11/14
3۔ایک پلاٹ رقبہ ایک کنال دارالعلوم جنوبی 8/10
رابطہ کے لئے: 001-403-852-0590
0336-7064942

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

FR-10